© rasailojaraid.com

وہ مجاہد — حفظ الرحمٰن

۸۲ ھ ۱۳

از جناب محمود مرادآبادی - ایم اے - بی ٹی

حفظِ رحمٰن کہ تھا ہند کو بھاتا ۔ نہ رہا
اس طرح اٹھا کہ شرمندۂ ماتا نہ رہا

تا کجے سازِ مناجات پہ گاتا ۔ نہ رہا
تا کجا نغمۂ توحید سناتا ۔ نہ رہا

ایک عالم کہ جہالت کو مٹاتا ۔ نہ رہا
اک مدبّر کہ رہِ راست دکھاتا ۔ نہ رہا

جس کا تھا قوم کے ہر فرد سے ناتا ۔ نہ رہا
وہ جو ہم سب کو برائی سے بچاتا ۔ نہ رہا

وہ کہ جو روشنیٔ حق کو بڑھاتا ۔ نہ رہا
وہ جو تاریکیٔ باطل کو مٹاتا ۔ نہ رہا

سرکشی کو جو بہر طور دباتا ۔ نہ رہا
وہ جو باغی کو وفادار بناتا ۔ نہ رہا

جو حقیقت کو سرِ مو نہ چھپاتا ۔ نہ رہا
وہ جو تقریر کی تاثیر دکھاتا ۔ نہ رہا

جو پئے مسلم و سکھ سینہ سپر تھا کم ہے
وہ جو ہندو کے لئے خون بہاتا ۔ نہ رہا

کیا وہ اربابِ فضیلت میں کسی سے کم تھا
کیا وہ بزمِ ادب و علم سجاتا ۔ نہ رہا

کوئی اردو کی حمایت کو اٹھیگا اب کیوں
وہ جو اس کے لئے آواز اٹھاتا ۔ نہ رہا

اُس نے کب درسِ اخوت میں تغافل برتا
کیا وہ پیغامِ مساوات سناتا ۔ نہ رہا

اس نے بیداریٔ انساں کے لئے کیا نہ کیا
کیا وہ خوابیدہ مسلماں کو جگاتا ۔ نہ رہا

کیوں نہ اس مردِ مجاہد کے لئے سب روئیں
وہ جو بیگانوں کو بھی اپنا بناتا ۔ نہ رہا

عالمِ بے بدل و رہبرِ دین و دنیا
شدّتِ غم سے یہ لکھا نہیں جاتا ۔ نہ رہا

کس سے پوچھو گے اب حالاتِ زمانہ محمودؔ
وہ جو رفتارِ مہ و سال بتاتا ۔ نہ رہا

© rasailojaraid.com